مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، قومی بچت سکیم یا سودی بنک اکاؤنٹ سے ملنے والی رقم سے بغیر ثواب کی نیت کے مسجد کے بیت الخلا میں لگایا جاسکتا ہے ؟اگر کوئی پہلے ایسا کر چکا ہو تو اب اس کا شرعی حکم کیا ہے ؟

2۔ کسی شخص کا قومی بچت سکیم میں رقم جمع کروانا یا بنک میں سودی اکاؤنٹ مستقلا کھولنا، اگرچہ اس سے ملنے والا سود وہ اچھے نیک مصرف میں بغیر ثواب کی نیت کے خرچ کرتا ہے، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ قومی بچت سکیم یا بینک کے کسی بھی اکاؤنٹ میں رقم رکھ کر سودی لین دین کا معاملہ کرنا شرعا ناجائز و حرام ہے، سودی لین دین کرنے والوں اور ان کے گواہ بننے والوں کے بارے شریعت میں بہت سخت وعیدیں ہیں، جیسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والے اور اپنی ماں سے زنا کرنے کے مترادف وغیرہ تاہم صورت مسئولہ میں سودی رقم چونکہ حرام مال ہے، اس لئے اپنے سے ضرر دور کرنے کے لئے سود کی رقم کو بغیر ثواب کی نیت کے صدقہ کرنا واجب ہے۔ تاہم اگر یہ رقم مسجد کے بیت الخلاء یا غسل خانہ وغیرہ کی تعمیر میں بغیر ثواب کی نیت کے لگا دی تو ایسا کرنے کی گنجائش ہے، کسی بھی شخص کا اس نیت سے سودی معاملہ کرنا، کہ وہ سودی رقم نیک کاموں میں لگائے گا ایسا ہی ہے، جیسے پیشاب سے کپڑے دھونا۔ یہ شرعا ناجائز و حرام ہے، کیونکہ پہلے وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے والا، اپنی ماں سے زنا کرنے کے مترادف کام کرے گا، پھر وہ سودی رقم بغیر ثواب کی نیت کے اچھے کاموں میں خرچ کرے گا۔

ويردونها على أربابها إن عرفوهم، وإلا تصدقوا بها؛ لأن سبيل الكسب الخبيث التصدق إذا تعذر الرد على صاحبه (رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء وغيره ، فصل في البيع ،۹: ۵۵۳، ط: مكتبة زكريا ديوبند)

قال شيخنا : ويستفاد من كتب فقهائنا كالهداية وغيرها: أن من ملك بملك خبيث،ولم يمكنه الرد إلى المالك،فسبيله التصدقُ على الفقراء........،قال:والظاهر إن المتصدق بمثله ينبغي أن ينوي به فراغ ذمته، ولا يرجو به المثوبة (معارف السنن، أبواب الطهارة، باب ما جاء: لا تقبل صلاة بغير طهور، ۱: ۳۴، ط: المكتبة الأشرفية ديوبند)،

أفتى بعض أكابرنا أن للمسلم أن ياخذ الربا من أصحاب البنك أهل الحرب في دارهم، ثم يتصدق به على الفقراء ولا يصرفه إلى حوائج نفسه(إعلاء السنن۱۴:۳۷۲،ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراتشي)،

ويبرأ بردها ولو بغير علم المالك، في البزازية:غصب دراهم إنسان من كيسه،ثم ردها فيه بلا علمه برئ، وكذا لو سلمه إليه بجهة أخرى كهبة وإيداع وشراء، وكذا لو أطعمه فأكله....زيلعي (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الغصب، ۹: ۲۶۶، ۲۶۹) والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۰/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

17/اکتوبر/2022ء

صحیح

الجواب صحیح